ستیہ پال آنند

آج کی میری دعا

سمندر کو کنارے سے کوئی کیا دور رکھّے گا؟
کوئی چھینے گا کیسے بادلوں سے
ان کی عادت خشک کھیتوں پر برسنے کی؟
کوئیں کو کیسے کوئی روک سکتا ہے
کسی پیاسے گھڑے میں جل کا جیون دان بھرنے سے؟
گھنے چھتنار پیڑوں سے کوئی کیسے کہے گا،
اپنے سائے کی خنک چادر سمیٹو
لوگ اس پر بیٹھ کر آرام کرتے ہیں
کوئی کب منع کر سکتا ہے،
مہر و ماہ کی جاں بخش کرنوں کو
کہ مت بکھرو زمیں پر
پیڑ، پودوں، جھاڑیوں، پھولوں پھلوں کو
سرد تاریکی میں دب کر اپنی ازلی نیند سونے دو

دلوں کے بھید سارے جاننے والے، مرے مولا
یقیناً جانتا ہے تُو کہ میری یہ دعا
اس شیر دل لڑکی کے بارے میں ہے
جو تیری شفاعت کا ہی رستہ دیکھتی ہے